سوال

(221) دائمی بیمار جو بالکل روزہ نہ رکھ سکے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص رمضان کے روزے نہ رکھ سکے تو وہ رمضان کے بعد اس کی گنتی پوری کرے گا لیکن جو دائمی بیمار یا شوگر کا مریض ہو جو بالکل روزہ ہی نہ رکھ سکے ، اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی فرض کو وقت کے بعد بجالانا قضا کہلاتا ہے ۔ روزے کے متعلق بعض عذر ایسے ہیں جو قضا کا باعث ہیں اور بعض عذر فدیہ کا موجب ہیں ، مثلاً : اگر معمولی بیماری ہے اور روزہ رکھنے میں کوئی دقت نہیں تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر بیماری زیادہ ہے کہ روزہ رکھنے سے مشقت ہوتی ہے یا بیماری بگڑنے کا اندیشہ ہے تو روزہ چھوڑا جا سکتا ہے ۔ قرآن کریم نے اجازت دی ہے کہ دوران بیماری جتنے روزے رہ جائیں انہیں بعد میں رکھ لیا جائے ۔ جیسا کہ صورت مسئولہ میں بھی اس بات کی وضاحت ہے اگر دائمی مریض ہے یا شوگر کی وجہ سے روزہ رکھنے کی ہمت نہیں ہے تو روزہ چھوڑ دیا جائے اور فدیہ کے طور پر کسی دوسرے شخص کو روزے رکھوا دیئے جائیں ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ''اور جو لوگ روزہ کی طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ کے طور پر ایک مسکین کو کھانا کھلائیں '' ۔ [۲/البقرہ : ۱۸۴]

اسی طرح اگر کوئی اس قدر ضعیف ہو کہ روزہ نہ رکھ سکتا ہو وہ بھی اپنے روزوں کا فدیہ دے گا ، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ہے ''بہت بوڑھے کے لئے رخصت ہے کہ وہ خود روزہ رکھنے کی بجائے ہر دن ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا دے ، اس کے ذمے روزہ کی قضا نہیں ہے ۔ '' [مستدرک حاکم : ۱/۴۴۰]

اس آیت کریمہ اور فتویٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیش نظر دائمی مریض یا شوگر کا عارضہ لاحق ہو تو بیمار رمضان کے بعد روزہ رکھنے کے بجائے رمضان میں ہی کسی مسکین کو روزہ رکھنے کے اخراجات مہیا کر دے ۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:247